سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: تعارف اور خصوصیات

حاصلاتِ تعلّم:

اس سورۂ مبارکہ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں کہ

- ★ تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
- ★ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کا تعارف کروا سکیں۔
- ★ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
- ★ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
- ★ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کی امتحان کے لیے منتخب آیات کا بامحاورہ ترجمہ سیکھ کر جائزہ کے قابل ہو سکیں۔
- ★ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ قرآن مجید کی ترتیب کے اعتبار سے آٹھویں سورت ہے۔ اس میں کل پچھتر (75) آیات ہیں۔ "اَنفال" نفل کی جمع ہے، نفل زائد چیز کو کہتے ہیں۔ مالِ غنیمت کو "نفل" اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ وہ اصل مقصود سے زائد ہوتا تھا۔ جہاد سے مقصود تو آخرت کا اَجر اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ مال کا ملنا، اللہ تعالیٰ کا فضل اور عطیّہ ہے۔ اس لیے مالِ غنیمت کو اَنفال کہا گیا ہے۔ اس سورت میں مالِ غنیمت کی تقسیم کے احکام نازل ہوئے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ ہے۔

ظہورِ اسلام سے قبل ہونے والی جنگوں میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ میدانِ جنگ میں جو مال جس کے ہاتھ آ گیا وہ اسی کی ملکیت ہے۔ اس زمانے میں لوگ مال و دولت کے حصول کے لیے بھی جنگوں میں شریک ہوتے تھے۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں اس جاہلانہ تصوّر کی نفی کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام میں جہاد کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔

غزوۂ بدر کے بعد جب صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی طرف سے مالِ غنیمت کی تقسیم کے معاملے پر سوال آیا تو اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کو نازل فرمایا۔ اس سورت میں حکم دیا گیا ہے کہ مالِ غنیمت کو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سپرد کر دیا جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غزوۂ بدر کے مجاہدین میں مالِ غنیمت کو تقسیم فرما دیا۔

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ دو ہجری کے لگ بھگ مدینہ منوّرہ میں غزوۂ بدر کے بعد نازل ہوئی۔ اس کے اکثر مضامین غزوۂ بدر، اس کے واقعات اور مسائل سے متعلّق ہیں۔ یہ جنگ اسلام اور کفر کے درمیان پہلے باقاعدہ معرکے کی حیثیت رکھتی ہے،

Web Version of PCTB Textbook

جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتحِ مبین عطا فرمائی اور قُریش مکّہ کو ذلّت آمیز شکست سے دو چار کیا۔

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں غزوۂ بدر کے دن کو "یوم الفرقان" بھی فرمایا گیا ہے۔ فرقان کا معنیٰ ہے: حق اور باطل کے درمیان فیصلہ۔ اس جنگ میں کفّارِ مکّہ کو شکست ہوئی اور اسلام کی حقّانیت ظاہر ہوئی۔ اس لیے اسے یوم الفرقان کہا جاتا ہے۔

غزوۂ بدر

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے بہت سے مضامین غزوۂ بدر کے مختلف واقعات سے متعلّق ہیں جنھیں مِن وعَن سمجھنے کے لیے اس غزوۂ کے بارے میں کچھ بنیادی معلومات جاننا ضروری ہیں، تاکہ اس سے متعلّق آیات کو ان کے صحیح پس منظر میں سمجھا جا سکے۔

مکّہ مکرّمہ میں حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اِعلانِ نبوّت کے بعد تیرہ سال مقیم رہے۔ اس دَوران مکّہ مکرّمہ کے کفّار نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے جاں نثار صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کو طرح طرح سے ستانے اور ناقابلِ برداشت تکلیفیں پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ یہاں تک کہ ہجرت سے ذرا پہلے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو (نعوذ باللہ) شہید کرنے کا باقاعدہ منصوبہ بنایا گیا۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہجرت فرما کے مدینہ منوّرہ تشریف لے آئے تو کفّارِ مکّہ مسلسل اسی کوشش میں رہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو وہاں بھی چین سے نہ رہنے دیا جائے۔ اُنھوں نے عبد اللہ بن اُبَیّ کو مدینہ منوّرہ میں خط لکھا کہ تم لوگوں نے محمد رسول اللہ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اور ان کے ساتھیوں کو پناہ دی ہے، اب یا تو تم انھیں پناہ دینے سے ہاتھ اٹھا لو، ورنہ ہم تم پر حملہ کریں گے۔

اَنصار میں سے اَوس قبیلے کے سردار حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ مکّہ مکرّمہ گئے تو عین طواف کے دَوران ابوجہل نے اُن سے کہا کہ تم نے ہمارے دشمنوں کو پناہ دے رکھی ہے۔ اگر تم مکّہ میں ہمارے ایک سردار کی پناہ میں نہ ہوتے تو زندہ واپس نہیں جا سکتے تھے۔ اس دھمکی کا مطلب یہ تھا کہ اگر آئندہ مدینہ منوّرہ کا کوئی آدمی مکّہ مکرّمہ آئے گا تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کے جواب میں ابوجہل سے کہہ دیا کہ اگر تم ہمارے آدمیوں کو مکّہ مکرّمہ آنے سے روکو گے تو ہم تمھارے لیے اس سے بھی بڑی رکاوٹ کھڑی کر دیں گے۔ یعنی تم تجارتی قافلے کو لے کر جب ملکِ شام جاتے ہو تو اس کا راستہ مدینہ منوّرہ کے قریب سے گزرتا ہے۔ پھر ہم بھی تمھارے قافلوں کو روکنے اور ان پر حملہ کرنے میں آزاد ہوں گے۔

Web Version of PCTB Textbook

ان حالات میں کفّارِ مکّہ کا ایک سردار ابوسفیان ایک بڑا تجارتی قافلہ لے کر ملکِ شام گیا۔ اس قافلے میں مکّہ مکرّمہ کے قریباً ہرفرد نے سونا چاندی جمع کر کے تجارت میں شرکت کی۔ یہ قافلہ ایک ہزار اُونٹوں پر مشتمل تھا اور کئی ہزار دینار کا سامان لا رہا تھا۔ اس قافلے کی حفاظت کے لیے کئی مسلح افراد متعین تھے۔ جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اس قافلے کی ملکِ شام سے واپسی کا پتا چلا تو حضرت سعد بن معاذ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے چیلنج کے مطابق آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس قافلے پر حملے کی غرض سے اسلامی لشکر ترتیب دیا تاکہ کفّارِ مکّہ کو سبق سکھایا جاسکے۔

اس اسلامی لشکر میں صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کی تعداد تین سو تیرہ (313) تھی۔ ان کے پاس کل ستّر (70) اُونٹ، دو گھوڑے اور ساٹھ (60) زرہیں تھیں۔ اس مختصر سامان کے ساتھ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ منوّرہ سے نکلے۔

جب ابوسفیان کو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ارادے کا علم ہوا تو اس نے ایک تیز رفتار ایلچی ابوجہل کے پاس بھیج کر اس واقعے کی اطلاع دی اور اسے پورے لاؤلشکر کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ کرنے کا مشورہ دیا۔ مزید برآں وہ اپنے قافلے کا راستہ بدل کر بحرِ احمر کے ساحل کی طرف نکل گیا تاکہ وہاں سے چکر کاٹ کر مکّہ مکرّمہ پہنچ سکے۔ ابوجہل نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر ایک بڑا لشکر تیار کیا اور مدینہ منوّرہ پر حملے کی خاطر روانہ ہو گیا۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو جب خبر ملی کہ ابوسفیان تو قافلہ لے کر نکل چکا ہے اور ابوجہل ایک ہزار افراد پر مشتمل لشکر لا رہا ہے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ سے مشورہ کیا۔ سب نے یہی رائے دی کہ اب مشرکین سے ایک فیصلہ کُن معرکہ ہو جانا چاہیے۔ بدر کے مقام پر دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد اور ساز و سامان دشمنوں کے مقابلے میں بہت کم تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمانوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی۔ ابوجہل سمیت قُریش کے ستّر سردار مارے گئے، ستّر افراد گرفتار ہوئے اور باقی لوگ میدانِ جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ: مضامین اور علمی و عملی نِکات

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کا مرکزی مضمون "اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے آداب و فضائل کا بیان اور صلح و جنگ کے احکام کی وضاحت" ہے۔

Web Version of PCTB Textbook